سوال

(64)کافر کا مسلمان عورت سے نکاح کے بعد قبول اسلام

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

ایک ہندو نے مسلمان بیوہ سے شادی کی اور کچھ سال بعد بیوی کے حسن سلوک کو دیکھتے ہوئے اسلام قبول کر لیا تو کیا انہیں دوبارہ نکاح کرنا ہو گا یا پہلا نکاح ہی قائم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان عورت کا کسی بھی کافر شخص سے نکاح کرنا شرعی طور پر باطل اور حرام ہے اور ان کے آپس کے تعلقات بھی زنا شمار ہوں گے، اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے ان پر واجب ہے کہ وہ علیحدگی اختیار کر لیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :

وَلا تَنكِحُوا المُشرِكـٰتِ حَتّىٰ يُؤمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُؤمِنَةٌ خَيرٌ مِن مُشرِكَةٍ وَلَو أَعجَبَتكُم ۗ وَلا تُنكِحُوا المُشرِكينَ حَتّىٰ يُؤمِنوا ۚ وَلَعَبدٌ مُؤمِنٌ خَيرٌ مِن مُشرِكٍ وَلَو أَعجَبَكُم ۗ أُولـٰئِكَ يَدعونَ إِلَى النّارِ ۖ وَاللَّهُ يَدعوا إِلَى الجَنَّةِ وَالمَغفِرَةِ بِإِذنِهِ ... ۲۲۱ ...البقرة

"اور مشرک مردوں کے نکاح میں اپنی عورتیں نہ دو جب تک کہ وہ ایمان نہیں لاتے، ایمان والا غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے گو مشرک تمھیں اچھا ہی کیوں نہ لگے، یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جنت اور اپنی بخشش کی طرف بلاتا ہے۔ "[1]

اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے مسلمان عورت کے حلال نہ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ :

لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ "... ...الممتحنة

"نہ تو وہ (مسلمان عورتیں) ان (کافر مردوں) کے لیے حلال ہیں اور نہ ہی وہ (کافر مرد) ان (مسلمان عورتوں) کے لیے حلال ہیں۔ "[2]

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ مشرک مرد مسلمان عورت سے شادی نہیں کر سکتا کیونکہ اس میں اسلام کی پستی و توہین ہے۔[3]

اور جب (کافر) شخص اسلام قبول کر لے (جیسا کہ سوال میں بھی ہے) تو اسے چاہیے کہ دوبارہ نکاح کرے کیونکہ اس کا پہلا نکاح تو باطل تھا اور اس کا شریعت اسلامیہ میں کوئی اعتبار

نہیں۔ شیخ عطیہ محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ اضواء البیان کی تکمیل میں کہتے ہیں :

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اہل کتاب کی کافرہ عورت مسلمان مرد کے لیے کیوں حلال ہے اور مسلمان عورت اہل کتاب کافر کے لیے کیوں حلال نہیں کی گئی۔ اس کا جواب دو لحاظ سے دیا جاتا ہے :

اولاً اسلام بلندی والا دین ہے اور اس پر کوئی اور غالب نہیں آسکتا اور شادی میں مرد کو عورت پر فوقیت اور سربراہ حاصل ہے کیونکہ مرد میں جو رجولیت پائی جاتی ہے اور پھر یہ ہوسکتا ہے کہ مرد اپنی بیوی پر اثر انداز ہو جس کی بنا پر عورت اپنے دین پر عمل نہ کرسکے اور اس کے واجبات کی ادائیگی نہ کرپائے اور اس کی وجہ سے وہ مکمل طور پر ہی دین کو چھوڑ دے اور اسی طرح اولاد بھی دین میں اپنے والد کے تابع ہوگی۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسلام ایک شامل اور کامل دین ہے لیکن اس کے علاوہ باقی ادیان ناقص ہیں اور اس پر ہی اجتماعیت کی بنیاد ہے۔ جو خاندان کی طبعیت اور حسن معاشرت پر بھی اثر انداز ہوتا ہے وہ اس طرح کہ جب مسلمان شخص کسی کتابی لڑکی سے شادی کرے گا تو مسلمان اس لڑکی کی کتاب اور رسول پر ایمان رکھتا ہے اس طرح وہ اس کے دین پر مجمل ایمان رکھنے کی بنا پر اس کے دین اور مبادیات کا احترام کرے گا جو کہ آپس میں تفاہم اور سمجھنے اور سمجھانے کا ذریعہ ہے اور اس طرح وہ عورت اپنی کتاب کی وجہ سے اسلام قبول کرلے گی۔ لیکن اگر اہل کتاب کے کسی کافر نے مسلمان عورت سے شادی کی جو عورت کے دین پر ایمان ہی نہیں رکھتا تو اس سے عورت اپنے دین اور اس کی مبادیات کا احترام نہیں پائے گی۔ اس طرح نہ تو ان کی آپس میں بن پائے گی اور نہ ہی تفاہم اختیار کرسکیں گے کیونکہ وہ تو اس کے دین پر مکمل طور پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔ یوں اس شادی کی مکمل طور پر ضرورت ہی نہیں رہ جاتی جس وجہ سے اسے ابتدائی طور پر ہی منع کردیا گیا ہے۔[4]

لہذا ایسی صورت میں دوبارہ نکاح کیا جائے گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) (شیخ محمد المنجد)

---

[1]۔البقرۃ:221۔

[2]۔الممتحنۃ:10۔

[3]۔ دیکھئے الجامع الاحکام القرآن(3/72)

[4]۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے۔ اضواء البیان (156۔8/164)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 119